# قرض دینے کے بعد اگلے دن اس میں زکوٰۃ کی نیت کرنا کیسا؟

**مجیب:** مولانا سید مسعود علی عطاری مدنی

**فتوی نمبر:** Web-1956

**تاریخ اجراء:** 08 ربیع الاول 1446ھ/13 ستمبر 2024ء

## دار الافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

## سوال

ایک خاتون نے دوسری خاتون سے بطورِ قرض پانچ ہزار روپے طلب کئے، تو اس خاتون نے اس کو پانچ ہزار روپے دے دیئے، دیتے وقت یہ نیت تھی کہ واپس نہیں لوں گی پھر اگلے دن رقم دینے والی خاتون کو خیال آیا کہ لینے تو مجھے ویسے بھی نہیں ہیں، کیوں نہ اس میں زکوۃ کی نیت کر لی جائے، تو پھر اس خاتون نے ان پیسوں میں ایڈوانس زکوۃ ادا کرنے کی نیت کر لی، کیا ایسی صورت میں اس خاتون کی زکوۃ ادا ہو گئی؟ نیز کسی کو کوئی چیز دیتے وقت زکوۃ کی نیت نہ ہو اور چیز اس بندے کے پاس موجود ہو، تو کیا اس چیز پر زکوۃ کی نیت کر سکتے ہیں؟

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلۡجَوَابُ بِعَوۡنِ الۡمَلِكِ الۡوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الۡحَقِّ وَ الصَّوَابِ

اگلے دن اگر اس خاتون کے پاس وہ رقم موجود ہے اور وہ مستحق زکوۃ بھی ہیں اور زکوۃ کی نیت کرنے والی خاتون صاحبِ نصاب ہے، تو اگلے دن ان پیسوں میں زکوۃ کی نیت کی جاسکتی ہے، اگر لینے والی خاتون وہ رقم خرچ کر چکی یا وہ مستحق زکوۃ ہی نہیں، تو نیت نہیں کر سکتے۔

اعلی حضرت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ سے سوال ہوا کہ ایک شخص کے پاس مال زکوۃ کے قابل ہے، اُس نے سال گزشتہ کے بعد یکمشت روپیہ مسلمان محتاج کو دیا لیکن اس نے زکوۃ کی نیت بروقت دینے کے نہ کی، نہ اس کے دل میں خیال آیا کہ زکوۃ ادا کرتا ہوں، بعد کو خیال آیا ہو تو یہ دیا ہوا روپیہ زکوۃ میں داخل ہُوا یا نہیں؟

آپ رحمۃ اللہ علیہ نے جواباً ارشاد فرمایا: "اگر یہ مال محتاج کو دیا، خالص بہ نیتِ زکوۃ الگ رکھا تھا یعنی اس نیت سے جُدا کر کے رکھ چھوڑا کہ اسے زکوۃ میں دیں گے، تو جس وقت اس میں سے محتاج کو دیا گیا، زکوۃ ادا ہو گئی، اگرچہ دیتے وقت زکوۃ کا خیال نہ آیا اور ایسا نہ تھا، تو وہ مال جب تک محتاج کے پاس موجود ہے، اب اس میں زکوۃ کی نیّت کر لے، صحیح ہو جائے گی، اور اگر اس کے پاس نہ رہا، تو اب نہیں کر سکتا، یہ مال خیرات نفل میں گیا زکوۃ جُدا ادا کرے۔ درمختار میں

ہے: شرط صحۃ ادائھا نیۃ مقارنۃ للاداء ولو کانت المقارنۃ حکما کما لودفع بلا نیۃ ثم نوی والمال قائم فی یدا الفقیر او مقارنۃ بعزل ماوجب کلہ او بعضہ ولا یخرج عن العھدۃ بالعزل بل بالاداء للفقراء۔ صحتِ ادائیگیِ زکوٰۃ کے لئے ادا کے وقت نیت کا متصل ہونا ضروری ہے خواہ اتصالِ حکمی ہو مثلاً کسی نے بلا نیت زکوٰۃ ادا کر دی اور ابھی مال فقیر کے قبضہ میں ہو، تو نیت کرلی یا کل یا بعض مال برائے زکوٰۃ جدا کرتے وقت نیت کرلی جائے، باقی جدا کرنے سے ذمہ داری پوری نہیں ہوتی بلکہ فقراء تک پہنچانے سے ہوگی (ت)" (فتاوی رضویہ، جلد10، صفحہ161، رضافاؤنڈیشن، لاھور)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم